سوال

(75) رزق کے حصول کےلیے انسانی محنت

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

رزق کے حصول میں انسان کس حدتک مختار ہے ؟ رزق میں زیادتی وکمی تقدیر پر منحصر ہے ؟ یا انسان کی کوشش کا عمل دخل ہے ؟

سوال یہ ہے کہ بندہ پر کسب رزق ومعاش ضروری ہے ؟ رزق انسان کی قسمت تقدیر میں لکھا جاچکا ہوتا ہے انسان اگر کوشش بھی کرے تو وہی حاصل کر سکتا ہے جواس کی تقدیر میں لکھا جاچکا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تالیف "منہاج العابدین :230،اردو ترجمہ مولانا محمد ذکریا" میں لکھتے ہیں :

(1)- ''مکتوب علی ظھر الحوت والثور رزق فلان بن فلان فلا یزداد الحریص الاجھدا''

(2)- (الرزق مقسوم مفروغ منہ ولیس تقوي تقی بزاھدہ ولا فجور فاجر بتاقصہ'')(ص:194)

احادیث سے ثابت ہے کہ رزق کا بڑھنا اور کم ہونا انسان کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے جس طرح روایت میں آتا ہے ۔

(من سرہ ان یبسط اللہ رزقہ وان ینسالہ من اثرہ فلیصل رحمہ) (صحیح البخاري کتاب البیوع باب من احب البسط فی الرزق (2067)(الحدیث)

رزق میں فراخی ووسعت ہر انسان کا فطری حق ہے مگر ہزار کوشش کرے نتیجہ اس کی تقدیر کے مطابق ہوتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق مگر دوسری حدیث میں رزق کا بڑھنا اور کم ہونا انسان کے اعمال سے وابستہ نہیں ہے ۔ مومن اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ۔ رزق دینا اللہ پر فرض ہے اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے (ص:199،ایضاً) میں روایت بیان کی ہے ۔

(اربعۃ قد فرغ منھن الخلق والخلق والرزق والاجل'')

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

انسانی رزق محدود مقسوم ہے مکتوب میں ذرہ بھر کمی وبیشی واقع نہیں ہوسکتی ۔ اور جن احادیث میں بعض اعمال خیر کی بنا پر رزق میں زیادتی کا ذکر ہے یہ بھی تقدیر کا حصہ ہے ۔ انسان کو چونکہ مکتوب کا علم نہیں بلکہ اس بات سے بھی لاعلم ہے کہ کل اس نے کیا کچھ کرنا ہے اس بنا پر اس کو اعمال میں سعی کا حکم ہے اللہ رب العزت نے "سورۃ الانعام" میں

ان مشرکین کی پرزور تردید کی ہے ۔جنھوں نے شرکیہ افعال کےلیے ۔مشیت الہیٰ کو وجہ جواز بنانا چاہا وجہ ابطال یہ ہے کہ اگر یہ دلیل و حجت ان کےلیے نفع بخش ہوتی تو اللہ ان کو متنوع عذاب میں بتلانہ کرتا بلکہ فرمایا :

حَتّىٰ ذاقوا بَأسَنا   ١٤٨ ... سورة الانعام

بعض روایات میں وارد ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا جنت اور دوزخ میں ٹھکانہ لکھا ہوا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کی کیا ہم عمل کرنا چھوڑ دیں ۔صرف تقدیر پر بھروسہ واعتماد کر کے بیٹھ جائیں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایسا مت کرو۔

(اعملوا فكل ميسر لما خلق له) صحيح البخاري كتاب القدر باب جف القلم على علم الله(٦٥٩٦) و صحيح مسلم (٦٧٣١)

"یعنی ہر ایک کےلیے وہ شی آسان ہے جس کےلیے وہ پیدا ہوا ہے ۔"

سوال میں مشار الیہ آثار و اقوال میں بھی تقریباً اسی امر کی وضاحت ہے قضاء قدر سے کوئی شی خارج نہیں ۔ ماشاء اللہ کان ومالم یشالم یکن

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(فالذي في علم الله لا يتقدم ولا يتاخر والذي في علم الملك هو الذي يمكن فيه الزيادة والنقص واليه الاشارة بقوله تعالىٰ ((يَمحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَيُثبِتُ   وَعِندَهُ أُمُّ الكِتـٰبِ)) فالمحو والاثبات بالنسبة لما في علم الملك وما في ام الكتاب هو الذي في علم الله فلا محو فيه البتة ويقال له : القضاء المبرم ويقال لاول : القضاء المعلق'') (فتح الباری : 1/417)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص254

محدث فتویٰ